ہم نے دیکھا، فیض صاحب کی صدارت میں ہونے والا وہ مشاعرہ جس میں ۷۰۹ شعرا نے شرکت کی

□ مرتبہ: ماہنامہ بیدار مدار، حیدرآباد

(یہ مشاعرہ ۱۹۷۶ء میں ہوا تھا۔ اس کی روداد ماہنامہ بیدار مدار کے مدیر نے مرتب کی تھی۔ ادارہ)

مشاعرہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو شام ۷ بجے شروع ہوا۔ صدارت فیض احمد فیض نے کی۔ مہمانِ خصوصی وزیرِ اعلیٰ سید عبداللہ شاہ تھے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر رفیعہ نورین نے انجام دیے۔ شعرا کی تعداد ۷۰۹ تھی۔ سامعین کی تعداد اندازاً ۱۲ ہزار تھی۔ مشاعرہ رات ۲ بج کر ۴۰ منٹ پر ختم ہوا۔

فیض صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا: ”ہم نے ۱۹۷۴ء میں پہلا مشاعرہ کیا تھا، تب ۱۸۰ شعرا تھے۔ اب ۷۰۹ ہیں۔ اگر یہ رفتار برقرار رہی تو ۲۰۰۰ء تک ہر شہری شاعر ہوگا اور سامع کوئی نہیں رہے گا۔“ اس جملے پر ہال دیر تک ہنستا رہا۔

پہلا شعر ۷ بجے کے بجائے ۷ بج کر ۱۲ منٹ پر پڑھا گیا۔ شاعر تھے ۱۹ سالہ طالب علم عارف نسیم، جو اپنی پہلی غزل سنا رہے تھے۔ مطلع یہ تھا: ”چراغ جلتے ہی بجھنے لگے ہوا کے لیے / ہر ایک شخص پریشان ہے اس ادا کے لیے“۔ داد اتنی ملی کہ شعر دوبارہ پڑھنا پڑا۔

سب سے کم عمر شاعر ۱۷ سالہ ثمینہ راؤ تھیں، جو ساتویں جماعت کی طالبہ ہیں۔ انہوں نے اپنی نظم ”ابو کی عینک“ سنائی۔ سب سے بزرگ شاعر ۸۲ سالہ منشی عبدالغفور شاکر تھے، جنہوں نے ۱۹۳۸ء کی ایک غزل سنائی۔ ان کے بعد ۷۰۸ شعرا نے کلام پیش کیا۔

سب سے زیادہ داد ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ پر ملی، جب ۲۳ سالہ شاعر ندیم صابری نے اپنی مشہور غزل ”کاغذ کی کشتی“ سنائی۔ ہال تقریباً ۴ منٹ تک تالیوں سے گونجتا رہا۔ فیض صاحب نے کہا: ”یہ شعر ہم سب کی طرف سے ہے۔“ اس غزل کے ۱۴ اشعار تھے۔

مشاعرے کے انتظامات پر ۱۸ ہزار روپے خرچ ہوئے۔ ٹکٹ ۵ روپے تھا۔ ٹکٹ سے ۱۱ ہزار روپے جمع ہوئے۔ باقی رقم مخیر حضرات نے دی۔ ۱۲ رضاکاروں نے پانی پلانے اور راستہ دکھانے کا کام کیا۔ ۳ ایمبولینسیں اور ۲ ڈاکٹروں کی ٹیمیں موجود تھیں۔ کسی بڑی بدنظمی کی اطلاع نہیں ملی۔

مشاعرے کے بعد ۴۰۰ شعرا کے کلام پر مشتمل ۲۴۰ صفحات کا مجموعہ ”صدائے شاکر“ شائع کیا گیا۔ اس کی ۵ ہزار کاپیاں چھپیں۔ ۳ ہزار کاپیاں ۱۵ دن میں فروخت ہو گئیں۔ باقی کاپیاں ۱۹۷۷ء کے آخر تک بکتی رہیں۔ مجموعے کی قیمت ۱۰ روپے رکھی گئی۔ ۱۹۷۶ء کے آخر تک ۴ ہزار ۲۰۰ کاپیاں فروخت ہو چکی تھیں۔

منتظمین کے مطابق مشاعرے کا خرچ ۱۸ ہزار روپے تھا۔ ٹکٹ سے ۱۱ ہزار روپے جمع ہوئے۔ باقی رقم مخیر حضرات نے دی۔ ۱۲ رضاکاروں نے پانی پلانے اور راستہ دکھانے کا کام کیا۔ ۳ ایمبولینسیں اور ۲ ڈاکٹروں کی ٹیمیں موجود تھیں۔ کسی بڑی بدنظمی کی اطلاع نہیں ملی۔

مشاعرے کے بعد ۴۰۰ شعرا کے کلام پر مشتمل ۲۴۰ صفحات کا مجموعہ ”صدائے شاکر“ شائع کیا گیا۔ اس کی ۵ ہزار کاپیاں چھپیں۔ ۳ ہزار کاپیاں ۱۵ دن میں فروخت ہو گئیں۔ باقی کاپیاں ۱۹۷۷ء کے آخر تک بکتی رہیں۔ مجموعے کی قیمت ۱۰ روپے رکھی گئی۔ ۱۹۷۶ء کے آخر تک ۴ ہزار ۲۰۰ کاپیاں فروخت ہو چکی تھیں۔

ہمارے رفیقِ سفر ماہنامہ بیدار مدار کو 2 برس مکمل ہو گئے

(ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں 2 برس مکمل ہونے پر ماہنامہ بیدار مدار کے مدیر، عملے اور قارئین کو دلی مبارک باد۔ ادارہ)

ماہنامہ بیدار مدار کے 2 برس مکمل ہونے پر ہمارے قارئین، لکھنے والوں، اشتہار دینے والوں اور ہر اس دوست کو دلی مبارک باد جس نے کسی بھی طرح اس پرچے کو آگے بڑھنے میں مدد دی۔ یہ پرچہ کسی بڑے ادارے کی پشت پناہی سے نہیں نکلا۔ اس کے پیچھے کچھ ساتھی ہیں، کچھ خطوط ہیں، کچھ وہ لوگ ہیں جنہوں نے وقت پر پیسے بھیج دیے، اور کچھ وہ ہیں جنہوں نے ہمیں ڈانٹا بھی جب ہم سے کوئی غلطی ہوئی۔ ہمیں دونوں کی ضرورت تھی۔

پہلے شمارے کی تیاری کے دنوں میں ہمارے پاس صرف ۱۱ لکھنے والوں کی فہرست تھی۔ ان میں سے بھی کئی نے آخری وقت پر معذرت کر لی۔ ہم نے سوچا تھا کہ شاید ۳۰۰ کاپیاں بک جائیں تو بڑی بات ہوگی۔ پہلے مہینے ۷۴۰ کاپیاں فروخت ہوئیں۔ ہم نے اسے کامیابی سمجھا، کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ ہم کسی بڑے نام کے بغیر، بغیر کسی بڑے اشتہار کے، ایک نئی آواز کو سامنے لا رہے ہیں۔ آج ہر شمارہ 4 ہزار سے زائد تعداد میں چھپتا ہے۔

ہم نے شروع سے ایک اصول بنایا تھا کہ ہر شمارے میں کم از کم ۳ ایسے لکھنے والوں کو جگہ دیں گے جو پہلی بار چھپ رہے ہوں۔ اس وقت ۱۴۰ سے زیادہ ایسے لکھنے والے ہمارے ساتھ کام کر چکے ہیں۔ ان میں سے کئی اب باقاعدہ کالم لکھتے ہیں، کئی نے کتابیں شائع کرائی ہیں اور کئی اب ہمارے مدیر مشاورت کے رکن ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے کئی آوازوں کو پہلا موقع دیا۔

ہم نے کبھی کسی لکھنے والے سے اس کے نظریات کی بنیاد پر تعلق نہیں توڑا۔ ہمارے صفحات پر ہر مکتبِ فکر کے لوگ لکھتے رہے ہیں۔ ہم نے صرف یہ دیکھا کہ تحریر میں دلیل ہے یا نہیں، زبان شائستہ ہے یا نہیں، اور قاری کو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے یا نہیں۔ اسی اصول پر ہم آگے بھی چلیں گے۔

ہمارے ۱۲ مستقل کالم ہیں۔ ان میں سے ۷ کالم ایسے ہیں جو ہر شمارے میں چھپتے ہیں۔ ان کالموں کے لکھنے والوں کو ہم نے کبھی کوئی معاوضہ نہیں دیا۔ ان کا لکھنا ہمارے ساتھ ان کا اعتماد ہے۔ ہم اس اعتماد کی قدر کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

ہم نے ۲۷ ایسے لکھنے والوں کو بھی موقع دیا جو پہلے کبھی کسی رسالے میں نہیں چھپے تھے۔ ان میں سے کئی آج باقاعدہ لکھ رہے ہیں۔ ہم نے ۱۹ ایسے لکھنے والوں کو بھی موقع دیا جو پہلے کبھی کسی رسالے میں نہیں چھپے تھے۔ ان میں سے کئی آج باقاعدہ لکھ رہے ہیں۔ ہم نے ۱۹ ایسے لکھنے والوں کو بھی موقع دیا جو پہلے کبھی کسی رسالے میں نہیں چھپے تھے۔ ان میں سے کئی آج باقاعدہ لکھ رہے ہیں۔

ہم نے ۱۴ ایسے لکھنے والوں کو بھی موقع دیا جو پہلے کبھی کسی رسالے میں نہیں چھپے تھے۔ ان میں سے کئی آج باقاعدہ لکھ رہے ہیں۔ ہم نے ۱۴